میں ویزے کے حصول کے ہفت خواں کا ذکر ہے' پھر تیاری کے مراحل اور روانگی۔ مصنف نے روداد سفر کے ساتھ برطانیہ کے عمومی ماحول' اہل مغرب کے معاشرتی رویوں اور وہاں کی تہذیبی اور تمدنی صورت حال کا بھی ذکر کیا ہے اور کچھ تذکرہ دوست احباب اور تحریکی ساتھیوں کا ہے۔ علامہ صاحب بنیادی طور پر ایک خطیب ہیں' چنانچہ کتاب میں بسااوقات مسافر پس منظر میں چلا جاتا ہے اور خطیب اپنے علم و فضل اور خطابت کے جوہر دکھاتا نظر آتا ہے۔ قاری کو مختلف دینی' اخلاقی اور تہذیبی موضوعات پر مصنف کے عالمانہ خیالات اور کہیں کہیں مستقل تقریریں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ مصنف بتاتے ہیں کہ "میری زندگی کا واحد مقصد" جہاد بالقرآن ہے اور عمر کا اکثر حصہ اسی میں بسر ہوا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جمعہ پڑھا کر گھر سے نکلتا ہوں تو پھر دوسرا جمعہ آ کر پڑھاتا ہوں اور درمیان کے شب و روز دعوت الی القرآن دیتے گزر جاتے ہیں۔ کئی مقامات پر دس پندرہ سال سے ماہانہ درس قرآن کا سلسلہ جاری ہے"۔

مصنف ذوق شعر و ادب سے بہرہ ور ہیں۔ موقع محل کی مناسبت سے جگہ جگہ موزوں اشعار بھی لاتے ہیں۔ کتاب کا نام' اقبال کے ایک مصرعے سے ماخوذ ہے (اگرچہ اقبال کے ہاں "رہ نورد شوق" ہے) اشعار کا استعمال خطیبانہ اسلوب نثر کی روایت میں شامل ہے مگر یہ درست ہے کہ فنی اعتبار سے زیر نظر کتاب میں "سفرنامہ" کی وہ تمام خوبیاں موجود نہیں جن کا تقاضا ادبی نقاد کرتے ہیں۔ بہرحال اس کتاب سے ہم برطانیہ کی دعوتی' اور دینی اور تبلیغی سرگرمیوں سے واقف ہوتے ہیں اور داعی کے اوصاف' جہاد کشمیر' اخلاص فی الدین' امت میں اتحاد کی ضرورت' عقیدۂ توحید کی اہمیت' سیرت نبویؐ اور اسی طرح کے موضوعات پر مختصر اور چھوٹی بڑی تقریروں سے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ کتاب بڑی تقطیع پر صاف ستھری چھپی ہے۔ (ر - ہ)

خفتگانِ خاک گجرات' ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ۔ سلیچ پبلی کیشنز' اوراں' گجرات۔ صفحات: ۳۲۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

وفیات نگاری' تاریخ کا ذوق رکھنے والوں کا مرغوب موضوع رہا ہے۔ مسلمانوں کے علوم میں اس کا آغاز "وفیات الاعیان" (ابن خلکان) سے ہوتا ہے۔ اردو میں اس موضوع پر قدیم زمانے میں متعدد چیزیں لکھی گئیں' حالیہ برسوں میں پروفیسر محمد اسلم (سابق پروفیسر و صدر شعبہ تاریخ' جامعہ پنجاب لاہور) نے چند قابل قدر کتابیں تالیف کی ہیں: "خفتگان کراچی" ' "خفتگان خاک لاہور" ' "وفیات مشاہیر پاکستان" اور "وفیات اعیان پاکستان"۔ اول الذکر دو کتابوں میں مرحومین کے تعارف کے ساتھ ان کی قبروں کے کتبے بھی نقل کیے گئے ہیں۔ موخر الذکر دو کتابوں میں تواریخ وفات اور مشاہیر و اعیان کے مختصر تعارف شامل ہیں --- انھی کتابوں سے متاثر ہو کر اور تحریک پا کر ڈاکٹر محمد منیر احمد نے "ضلع گجرات (پنجاب) میں مدفون مشاہیر کے

حالات و الواح" (سرورق) پر مشتمل زیر نظر کتاب پیش کی ہے۔

پہلے حصے میں ۱۴۵ مرحومین کے مختصر حالات اور قبروں کے کتبے شامل ہیں۔ اس نوعیت کے کتبے مستند سوانحی مآخذ میں شمار ہوتے ہیں۔ کتبوں سے کسی شخص کی تاریخ پیدائش' تاریخ وفات' کوئی خاص عہدہ یا خطاب' تصانیف' عقیدہ یا مسلک' جاے انتقال اور بعض اوقات شعری کلام اور مرشد یا استاد کے نام وغیرہ کا پتا چلتا ہے۔ دوسرے حصے میں ۹۴ افراد کے چار چار' پانچ پانچ سطری سوانحی شذرے شامل ہیں۔ تیسرے حصے میں ضلع گجرات سے باہر مدفون مشاہیر گجرات کا مختصر ذکر ملتا ہے۔ آخر میں کتاب میں شامل شخصیات کا اشاریہ' بہ اعتبار تاریخ وفات' دیا گیا ہے۔

مصنف ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ طبابت کے ساتھ ادبی اور تحقیقی ذوق بھی رکھتے ہیں۔ انھوں نے محض اپنے ذوق و شوق کی تسکین کے لیے تلاش و تحقیق کی کھکھیڑ اٹھائی' سخت محنت کی اور بہت سا وقت صرف کیا جس کے نتیجے میں ایک اعلیٰ پائے کی کتاب تیار ہوئی ہے۔ مصنف نے جملہ دستیاب معلومات اور لوازمے کو ایک کہنہ مشق تحقیق کار کی سی سلیقہ مندی اور مہارت سے مرتب کیا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ بعض مشاہیر کی تواریخ وفات بھی نکالی ہیں۔ بعض شخصیات کے احوال و آثار تو ان کی کاوش سے پہلی مرتبہ سامنے آئے ہیں۔ کتبوں کی بعض غلطیاں بھی درست کر دی گئی ہیں۔ تاہم بعض صفحات پر کتبوں کی کچھ غلطیاں نظر آتی ہیں جیسے: ص ۲۶' ۴۰' ۱۰۸' ۲۳۷' ۲۵۱۔ بعض الفاظ کا املا توجہ طلب ہے' مثلاً: ہمارے خیال میں ابتداء (ص ۱۷۵) استغناء (ص ۲۰۱)' مارشل لاء (ص ۱۰۵) اور سینکڑوں (ص ۱۷۲) کو ابتدا' استغنا' مارشل لا اور سیکڑوں لکھنا چاہیے۔ اسی طرح "سن" کے بجائے "سنہ" اور "دیئے" کے بجائے "دیے"۔ پروفیسر سید اکبر علی شاہ (ص ۳۵) کی Gabriel's Wing "بال جبریل" کا پورا نہیں' صرف غزلوں کا ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالغنی (ص ۱۱۹) کے ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تصنیف "دینیات" کا (جو کئی برس تک حیدر آباد دکن میں نصابی کتاب کے طور پر بھی سکولوں میں پڑھائی جاتی رہی) پہلا انگریزی ترجمہ انھوں نے ہی کیا تھا۔

کتاب میں بعض دلچسپ باتیں بھی ملتی ہیں' مثلاً: مصنف بتاتے ہیں کہ خواجہ ثناء اللہ پیر خرابات کی تصانیف کی تعداد ایک سو سے زائد ہے۔ ان میں زیادہ تر تصوف پر ہیں۔ انھیں تصنیف و تالیف میں غیبی مدد حاصل ہوتی تھی۔ انھوں نے ایک ایک دن میں' ایک ایک کتاب اس ضخامت کی لکھی کہ اس کو پڑھنے کے لیے بھی کئی روز درکار ہیں۔ (ص ۸۹)

معروف بزرگ حضرت شاہ دولہ کے سلسلے میں بتایا ہے کہ شاہ دولہ کے چوہوں کی "کرامات" کا معاصر حوالوں میں ذکر نہیں ملتا۔ مصنف کا خیال ہے کہ تاریخ کے علاوہ سائنس اور منطق پر بھی یہ بات پوری نہیں

اتری کیونکہ چھوٹا سرایک جینیاتی بیماری (Microcephaly) ہے اور یہ پوری دنیا میں ہوتی ہے۔ بسااوقات بغیر منت مانگے اور کئی نارمل بچوں کے بعد بھی چوہایعنی خورد سر بچہ پیدا ہوتا ہے (ص ۹۷)۔ شاہ عبدالعزیز پشن جسندوری کے بارے میں روایت بیان کی ہے کہ آپ ایک بار داراشکوہ کے ساتھ شاہ جہاں کے دربار میں تشریف لے گئے تو آزمایش کی غرض سے تمام شمع دان گل کر دیے گئے مگر آپ کے وجود پر نور سے تمام محل جگمگا اٹھا (ص ۱۱۳) واللہ اعلم بالصواب۔

زیر نظر کتاب تاریخی تحقیق کا ایک عمدہ اور قابل قدر نمونہ ہے۔ صوری اعتبار سے بھی یہ طباعت و اشاعت کا اطمینان بخش معیار پیش کرتی ہے۔ (ر - ہ)

Role of the State in the Economy: An Islamic Perspective.

ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر، برطانیہ۔ صفحات: ۱۰۸۔ قیمت: درج نہیں۔

اسلامی معاشیات کے حوالے سے ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ گذشتہ چالیس برس سے اس موضوع کے مختلف گوشوں پر گراں قدر تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے اسلامی معاشیات پر ایک درجن سے زائد کتب اور بیسیوں مضامین لکھے ہیں۔ ان کی تصانیف "اسلام کا نظریہ ملکیت" اور "غیر سودی بنکاری" اپنے موضوع پر اہم کتب سمجھی جاتی ہیں۔

ان کی زیر تبصرہ تازہ ترین تصنیف پانچ ابواب پر مشتمل ہے اور اسلامی معاشرے میں ریاست کی اہمیت اور اس کے ایک اہم معاشی عامل ہونے کی حیثیت پر بحث کرتی ہے۔ کتاب کا پہلا باب اسلامی ریاست کی طرف سے عوام کے لیے کم از کم معیار زندگی کو یقینی بنانے سے متعلق ہے۔ اس ضمن میں ریاست کی طرف سے کم از کم معیار زندگی کے قیام، اس کی نوعیت، اس کے حق میں شرعی دلائل اور اس کو پورا کرنے کے لیے ذرائع اور وسائل پر بحث کی گئی ہے۔

دوسرا باب اسلامی ریاست میں سرکاری اخراجات سے بحث کرتا ہے۔ اس باب میں اسلامی ریاست کے وظائف (functions)، ریاست کے مستقل اخراجات کی مدات، ریاست کی ذمہ داریوں میں سے "فرض کفایہ" کی نوعیت و وسعت، موجودہ دور میں شریعت کی روشنی میں لازمی سرکاری اخراجات، عوام کی طرف سے ریاست کو تفویض کردہ ذمہ داریوں، سرکاری اخراجات کے فوائد کی عوام میں بہتر تقسیم، کام کرنے کی ترغیب، بچت کرنے کی ترغیب اور سرکاری اخراجات میں ترجیحات کے تعین پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

تیسرا باب سرکاری قرضہ جات (pubiic horrowing) سے متعلق ہے۔ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد کے دور اور چوتھی صدی ہجری میں سرکاری قرضہ جات کے حصول، اس